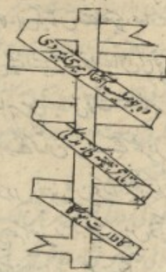
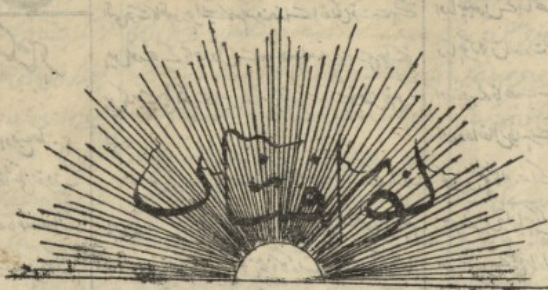










حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالانہ بلا محصول عہ ۲ / قیمت سالانہ معہ محصول [illegible]

نمبر ۲۸ جلد ۱۱ — لودیانہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۳ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی


# گلدستۂ اخبار

آفریدی لوگ درہ کوہاٹ کو بند کر رہے ہیں = مصر کے چند شہروں میں ہیضہ کا زور شور ہے = مدراس میں ایک دیسی عورت کو وکالت کرنے کی اجازت دیگئی ہے = تازہ عہد کی روسی شاہ ایران نے مرو کا علاقہ روس کو دیدیا ہے = سندھ بلوچستان کے ساتھ ملحق ہو کر خود مختار صوبہ قرار دیا جاویگا = انگلستان کے پادری ۶۰ لاکھ روپیہ سالانہ غربا کی تعلیم میں خرچ کرتے ہیں = گورنمنٹ انگلستان نے نیوگنی پر سے قبضہ اُٹھا دیا = زار روس کی رسم تاجپوشی پر ۴ کروڑ روبل خرچ ہوا ہے = فرانس اور چین میں بغیر جنگ کے صلح ہوتی نظر نہیں آتی ہے = چین کے بادشاہ نے چین میں ریل جاری کرنے کا حکم دیدیا ہے = روس نے فرانس اور چین کو صاف جواب دیدیا کہ ہم تمہارا فیصلہ نہیں کر سکتے = مصر سے جو جہاز روانہ ہونگے انکو ۳ ہفتہ تک قرنطینہ میں قایم کرنا پڑیگا = امریکہ کے ایک سوداگر نے نواب صاحب بہادر ٹونک سے ریاست ٹونک میں کان کھودنے کی اجازت چاہی ہے = میر مراد علی امیر خیرپور کی سلامی میں دو توپیں زیادہ کیگئی ہیں = شاہ چین کو فرانس کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ انام کی حکومت تم کو ہرگز نہ دی جاویگی = مصر سے خبر آئی ہے کہ ۲۹ جون کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۱۴۹۰ اموات ہیضہ سے وقوع میں آئیں = امیر کابل نے اپنی مستورات کو جلال آباد سے کابل کیطرف روانہ کر دیا ہے = سردار محمد حسن خان معہ ہمراہیوں کے زکاخیل کے سرداروں کے پاس مقیم ہے = امیر صاحب نے شنواری ملک سے فوج ہٹا کر بڑے بڑے دیہات میں پولس کی چوکیاں قایم کر دی ہیں = تھل چوٹیالی سے خبر آئی ہے کہ مری ملک پر پٹھانوں نے پھر حملہ کیا تھا مگر ناکامیابی کے ساتھ چلے گئے = جرمن کے سپہ سالار نے نامہ بر کبوتروں سے ڈاک کا کام لینا شروع کر دیا ہے = ریاست بھوپال کیطرف سے ایک مدرسہ سنسکرت کا جاری ہوا ہے = امیر کابل نے چوتھی بار سرکار انگریزی کو لکھا ہے کہ حسب وعدہ ایک کروڑ روپیہ بہت جلد دیدو = ٹھاکر بھاونگر نے نارتھ بروک کلب لنڈن کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے = خاندیس میں ہیضہ کی کثرت ہے اور ہر روز چار چار سو آدمی مرتے ہیں = حضور ملکہ معظمہ قیصرہ شہنشاہ حال کی ۲۴ تاریخ کو لنڈن کی فوج کا ملاحظہ فرماوینگی = سوات میں بہت سے آدمی جمع ہو کر یہ ارادہ کر رہے ہیں کہ امیر کابل کے مخالف ہو کر اُس سے جنگ کرنا چاہیے = کالے پانی کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت [illegible] ۱۱ ہزار [illegible] سو پچاس آدمی تھے = ریاست بلوا میں مُردہ جلانیکی ممانعت کیواسطے ایک ایکٹ پاس ہوا ہے = کراچی میں سندھ پنجاب و دہلی [illegible] کی سرحد پر اسوقت ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ من گیہوں روانگی کیواسطے پڑا ہوا ہے = شاہ ایران نے سیر یورپ کا عزم امسال فسخ کر دیا ہے = سرحدی افسران کو جو رخصت پر ہیں اطلاع دیگئی ہے کہ اپنی اپنی [illegible] میں حاضر ہوں تاکہ چوکیوں کی سرکوبی کیجاوے = [illegible] جہاز جو لنڈن کیطرف روانہ ہونگے وہ آئندہ موسم میں براہ کیپ [illegible] مقام سوملے سے تار خبر آئی ہے کہ وہاں خشکسالی حد درجہ کو پہنچ گئی ہے = شاہ برہما کا ارادہ ہے کہ انگریزی سررشتہ کے مطابق برہما میں پولس قایم کیجاوے = خراسان کا گورنر امیر کابل کو لکھتا ہے کہ مجکو تمہاری اطاعت منظور نہیں ہے کیونکہ میں ایوب خاں سے امداد کا وعدہ کر چکا ہوں = امرتسر میں بھی لاہور کی مانند آب رسانی کا تالاب تیار ہو کر ہر ایک جگہ پانی پہنچایا جاویگا = علاقہ تبت کے باشندوں نے درخواست کی ہے کہ اگر تبت میں گورنر مقرر کرنا ہو تو ہماری قوم میں سے مقرر کیا جاوے = پنجاب کے بعض بعض ضلعوں میں فصل کیواسطے کافی بارش [illegible]

# نور افشاں

## کیا معجزہ پہچان ہو سکتا ہے

نمبر ۲

معترض کہتا ہے کہ ہمنے مان لیا کہ معجزہ کا وقوع ممکن ہے لیکن ہم اسکو کیونکر پہچانیں کہ یہ معجزہ ہے کیونکہ تمنے اسکی تعریف میں کہا ہے کہ معجزہ ایسے فعل کا نام ہے جو نیچر کے قاعدے یا قوت سے بعید ہے ہم تب ہی کسی خاص فعل کو معجزہ سمجھ سکتے ہیں جبکہ ہم نیچر کے تمام قاعدوں اور قوتوں سے واقف ہوں اور یہ ممکن نہیں ہے ہماری رائے میں کسی خاص فعل کو سمجھ لینا کہ یہ معجزہ ہے یہ بھی ناممکن ہے +

میں اقرار کرتا ہوں کہ اس اعتراض میں کچھ جان ہے کیونکہ نیچر میں کبھی کبھی ایسا فعل یا ایسے واقعات نظر آتے ہیں کہ بظاہر اعجازی معلوم ہوتے ہیں لیکن بعد تحقیقات اُن کا سبب نیچری نکل آتا ہے علاوہ ازیں بہت سی ایسی واردات ہیں جو وحشی اور جنگلی لوگوں کو اعجازی نظر آتی ہیں ولیکن درحقیقت وے نیچر کے قاعدوں سے پیدا ہوئی ہیں ایک جادوگر جو دست بندی کے فن میں کمال رکھتا ہے یا ایک عالم جو علم طبعی کے قاعدوں سے ماہر ہے ایسے عجائبات کر دکھلاتے ہیں جو ناواقفوں کی نگاہ میں معجزہ دکھلائی دیتا ہے اُس کی مثال کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ بکثرت دیکھنے میں آتے ہیں لیکن بائبل کے چند معجزے ایسے ہیں کہ جنپر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور کثرت سے اُن اعجازی فعلوں کا بیان ہوا ہے جو بلاشک و شبہ نیچر کے قواعد سے باہر ہیں کوئی مخلوق خلق نہیں کر سکتا یعنے نابود سے بود کرے کوئی مخلوق زندگی ایجاد نہیں کر سکتا کسی میں یہ قدرت نہیں کہ بلا سبب کسی فعل کا ظہور میں لاوے بائبل میں بہت سے معجزوں کا بیان ہوا ہے جو فقط اُسی قوت سے ہو سکتے ہیں جو خدا میں ہے مثلاً پانچ روٹی اور دو مچھلیوں کو اتنا بڑھا دینا کہ ہزارہا آدمی اُنہیں کھا کر سیر ہو جاویں مُردوں کو زندہ کرنا اندھوں کو بینائی دینا بہروں کو شنوائی بخشنا کسی قسم کا اسباب درمیان نہ لانا صرف حکم سے کر دکھانا بلاریب الٰہی قوت کا ظہور ہے ایسے کام صرف خدا سے یا خدا کی قوت سے ہو سکتے ہیں اور نیچر کے قاعدوں سے یہ کام باہر ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ جب مسیح نے انکو وجود میں لایا کسی قسم کا اسباب استعمال نہیں کیا +

معترض کی دوسری وجہ معجزہ کی شناخت نہونے کے بارہ میں یہہ ہے کہ ساختہ ساختہ معجزہ کے جھوٹے عجائبات بھی ہیں ہم کسطرح پہچان سکیں کہ سچا فعل معجزہ کا کونسا ہے اور جھوٹا کونسا اور کہتا ہے کہ تم نے خود بیان کیا ہے کہ جھوٹے عجائبات سچے معجزوں کی پوری نقل ہیں اور انہیں کی خاصیت رکھتے ہیں تب ہم کیونکر سچوں کو جھوٹوں سے تمیز کریں +

جواب ضرور اُن کے بیچ میں تمیز کرنا دشوار ہے لیکن اُس دشواری کے رفع کرنے کا طریقہ بھی بائبل میں مذکور ہوا ہے استثنا کے ۱۳ باب کے پہلے سے ۳ تک موسیٰ نبی اسرائیل کو یوں کہتا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے اور اُس نشان یا معجزہ کے مطابق جو اُس نے تمہیں دکھلایا ہے واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں اور اُنکی بندگی کریں تو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھر یوحنا کی انجیل کے ۷ باب کی ۲۲ و ۲۳ میں خداوند مسیح یوں فرماتا ہے اُس دن (یعنے عدالت کے دن) بہتیرے مجھے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے دیووں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہیں کیں اُسوقت میں اُن سے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو پھر ۲۴ باب کی ۲۴ آیت میں یوں بیان ہوا ہے جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھینگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھلاوینگے کہ اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے

دو ویوں کے دوسرے باب ۹ و ۱۰ میں پولس سکھلاتا ہے کہ گناہ کے شخص کا آنا شیطان کے کئے کے موافق سارے نشان اور اچنبھوں کے ساتھ ہوگا - اِن آیتوں سے صریح و صاف معلوم دیتا ہے کہ فوق العادت فعل یعنے ایسے فعل جو انسان کی قوت اور نیچر کے قاعدے سے باہر ہیں شیطانی قوت سے ظاہر ہونگے اور وہ افعال ایسے ہونگے کہ اُن میں اور سچے معجزوں میں کچھ فرق ہوگا اور خدا کے بندوں پر فرض ہے کہ اُنپر غور کریں مسیح نے ہمیں بتلایا ہے کہسطرح ہم انہیں اور الٰہی معجزوں میں فرق کریں جب فریسیوں نے مسیح پر الزام لگایا کہ وہ بعلزبول دیووں کے سردار کی مدد سے دیووں کو نکالتا ہے تب اُس نے فرمایا کہ یہ معجزے کی علت غائی ظاہر کرتا ہے اگر شیطان کی بادشاہت کی ترقی ہوتی ہو تو ثابت ہے کہ شیطانی معجزے ہیں لیکن اگر ایسے ہیں جس سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے اور اسکی بادشاہت کی ترقی ہوتی ہو تو تمہیں اقرار کرنا چاہیئے کہ وہ الٰہی قدرت سے ظہور میں آئے ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ شیطان نیکی اور سچائی کی تصدیق یا ترقی میں مدد کرے یہہ کام اسکی ذات کے مخالف ہے جیسا کہ نور اور اندھیرا اکٹھے نہیں ہوتے اور گرمی اور سردی جمع نہیں ہو سکتے اسیطرح شیطان کا فعل کبھی نیکی اور سچائی کے ساتھ نہیں ہوتا یہ بھی ممکن نہیں کہ خدا جھوٹ اور بدی کی ترقی میں مدد دے پس سچے معجزوں کو جھوٹے عجائبات سے تمیز دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اُنکے فاعل کے چال چلن پر اور اُس علت غائی پر جس کے واسطے وہ دکھلائے گئے غور کریں اور اگر وہ دونوں نیک ہیں تو بلاشک اُنکی اصل بھی نیک ہوگی یعنے وہ خدا کی مدد سے وقوع میں آئے لیکن اگر وہ دونوں بد ہیں تو وہ شیطان کیطرف سے ہیں اوسکر صاحب فرماتے ہیں کہ سچائی اور ثابت کی ہوئی تعلیم کے برخلاف کسی قسم کا معجزہ یا نشان قبول نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کا حکم یہ ہے کہ تم اُسکی (یعنے مسیح کی) سنو بعضے کہتے ہیں کہ تمہاری اِس تقریر میں دور لازم آتا ہے یعنے تم نے پہلے نبی کی یا اُس کی تعلیم کی پہچان معجزے پر موقوف رکھی اور اب معجزے کی پہچان نبی اور اسکی تعلیم کی سچائی پر موقوف رکھی میرا جواب یہ ہے +

اول یہ اخلاقی نشان فقط اُن معجزوں کے لیے ضرور ہے جو شیطانی ہیں یعنے ایسے نشان جو خدا سے اور شیطان سے دونوں سے

ظہور میں آسکتے ہیں لیکن بائبل میں ان کے سوا اور بہت سے معجزوں کا مذکور ہوا ہے جو بذاتہ صرف خدا سے ہو سکتے ہیں وہ نہ صرف نیچری اور انسانی قوت سے باہر ہیں بلکہ تمام مخلوقات کی قوت سے بعید ہیں مخلوق کی طاقت اور قدرت محدود ہے عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے اور بائبل میں اسکی حد کا مذکور ہوا ہے ہم جانتے ہیں کہ کسی مخلوق کو موت و حیات پر اختیار نہیں نہ کوئی خلق کرنے کی طاقت رکھتا ہے ✢

دوم اس طرح کی دو رنگی تقریر جس میں ایک دوسرے کی شہادت کی تائید پائی جاتی ہے نئی اور باطل نہیں مثلاً عالموں میں تواریخ کی نسبت یہہ قاعدہ مانا ہوا ہے کہ وہ کسی تواریخ کو اسکے لکھنے والے کی معتبری اور سچائی پر قبول کر لیتے ہیں اور دوسرے موقع میں لکھنے والے کی معتبری اسکے بیان کی سچائی پر موقوف رکھتے ہیں اگر یہہ بات تواریخ کے معاملہ میں جائز رکھی گئی تو ایک نیک اور سچے آدمی کا بیان جب وہ کہتا ہے کہ میرے عجیب کام خدا کی قدرت سے ہیں ہم کیوں نہ مانیں اُن عجیب کاموں کی سچائی اور تاثیر پر غور کر کے کہ اُن کا کرنے والا خدا کی جانب سے ہے ✢

## جالندھر میں امام ناصر کا میلا

میلا ہندوستانی لفظ ہے اور اسکے معنے باہمی میل ملاقات کے ہیں ابتدا میں جب راستے صاف اور بےخطر نہ تھے اور نہ سفر کے عمدہ ذریعے قائم تھے دور دراز کے دوستوں کی ملاقاتیں سوا ایسے موقعوں کے کم ہوا کرتی تھیں اسواسطے اُنکا نام میلا مشہور ہو گیا اور جن اضلاع میں تبادلہ اجناس کے ذریعے بہت کم تھے یہہ میلے بڑے فائدہ کی چیز سمجھے جاتے تھے۔ ہندوستان میں قریباً سب میلے مذہبی تہواروں یا مذہبی بزرگوں کے نام سے مشہور ہیں جو دور نزدیک کے لوگوں کو ایک خاص جگہہ اور خاص موقع پر جمع کرنے کے لئے مقناطیس کا حکم رکھتے ہیں۔ ہردوار کا میلا و امرتسر کی بیساکھی سب سے بڑے میلے ہیں ✢

جالندھر کا یہہ سالیانہ میلا جو اسوقت ہمارے مضمون کا اصل مطلب ہے امام یا خواجہ ناصر الدین کے نام سے نامزد ہے جو ۸ رمضان [illegible] ہجری کو عرب کے مقام نفرشب یا نخشب میں پیدا ہوئے اور ۱۵ رجب [illegible] ہجری میں جالندھر میں مدفون ہوئے۔ خواجہ صاحب عرب کے امام زادے اور عربی کے عالم اور بقول اہل گول [illegible] ایک سمجھ کے لڑکے تھے۔ میلے کا اجرا شاہجہانی عہد سے سنا جاتا ہے اور ہمیشہ سال کے سب سے گرم حصہ یعنے ماہ جون کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں۔ پہلے تین روز بارونق اور باقی چار روز برائے نام جاری رہتا ہے۔ ضلع جالندھر کے شہری اور دیہاتیوں کے علاوہ غیر اضلاع کے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ اپنے سال بھر کی بچت کا معتدبہ حصہ کھانے پینے کی چیزوں مثلاً میوے اور مٹھائیاں اور کبھی کبھی گھر کے برتاوہ کی اشیا مثلاً گلی ظروف چوبی ڈبیاں وغیرہ کی خرید میں صرف کرتے ہیں۔ گنوار عورتیں غٹ کے غٹ نذر نیاز ہاتھوں میں اور پیر کی تعریف کے گیت زبانوں پر چار طرف سے بڑے ٹھمنگ کے ساتھ گاتی چلی آتی ہیں۔ دیہاتی جوان اپنی جوانی میں مست بیڈھنگے اور بیقاعدہ باجے بجا کر اور بےتک اور فحش راگ گا کر کھلے دل ناچتے کودتے ہیں جاہلیت کی ظرافت یا مسخرہ پن سے ایکدوسرے کو چھیڑ چھاڑ کرتے اکثر دنگہ مشتی یا گالی گلوچ تک نوبت پہونچا دیتے ہیں ✢

بچے جوانوں سے بڑھکر خلاق الیل بکھیرو کیطرح بیقید کودتے پتنگ بازی میں دیوانے جھنڈیں پھاڑتے یا بازاروں اور شارع عام میں بیساکھی کے مخلوط گیت گاتے پھرتے ہیں اور سب سے بدتر یہہ کہ گالیوں کا مضمون ابھی پورے طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے تاہم ایسے میلوں کی بدولت پورے مشاق اور عمر بھر کے عادی ہو جاتے ہیں۔ بڑے جو اپنے ہاتھ پاؤں سے ایسا کچھ نہیں کرتے اپنے بال بچوں کی وحشی حرکات دیکھ کر نہایت خوش ہوتے اور خوب مسکراتے ہیں ✢

تجارتی مفاد جو ایسے میلوں کے اصلی اغراض ہونے چاہئیں ابتک صورت پذیر نہیں ہیں گو ہندوستان کے بعض میلے [illegible] اور بٹیسر کے منڈیوں کی صورت میں تبدیل ہو کر تجارتی فائدہ بخشنے لگ گئے ہیں لیکن وہ بہت کم ہیں ورنہ عام میلے تاحال اُسی وحشیانہ اور دیہاتی صورت میں چلے جاتے ہیں۔ ہمکو یاد ہے کہ اس امام کے میلے پر بھی ایک دفعہ جو شعبونگی منڈی شروع ہوئی تھی پر موسم کی سختی کے باعث صرف ایک دو سال چلکر رہ گئی۔ یہہ جتنا بدلتا موسم محض بیماری کے لئے مفید معلوم دیتا ہے کیونکہ فصل [illegible] کی گرمی میں ہوتی ہے اور نذر بکثرت آتی ہے مگر عام لوگوں اور ملک کے لئے چنداں مفید نہیں کیونکہ گرمی کی عارضی تکلیف کے علاوہ ہجوم مردم سے وبائے مرض پھیلنے کا ڈر ہے اور اگر وہ نہ بھی ہو تو شدید لگا انعقاد بہر حال میں نہایت غیر محل ✢

انگریزی زبان میں میلے کیواسطے لفظ فیر مستعمل ہے اور اُسکے معنے منڈیکے ہیں جس سے ثابت ہے کہ یورپ میں جو میلے ہوتے ہیں وہ گویا تجارتی منڈیاں ہیں ✢

وہاں کے میلے بھی مذہبی تہواروں یا سالیانہ تعطیلوں کے روز قایم ہوتے ہیں تاکہ عام و خاص کو تجارت کے لئے کافی موقع ملجائے اور تجارت کا یہہ حال ہے کہ اکثر اہل فن لوگ فینسی کے اشیا یعنے چھوٹے جات وغیرہ اور ہر ایک قسم کے ضروری اسباب کی خرید کیواسطے اُنہیں سالیانہ میلوں کے منتظر رہتے ہیں۔ ہر میلے پر ملکی صنعت اور حرفت کی نمایش ہوتی ہے جس سے حرفت پیشہ لوگ اپنے پیشہ کی قدر اور قیمت دیکھ کر مفید اختراعات اور ایجادوں میں اور زیادہ کوشش کرتے ہیں ✢

مال مویشی کی خرید فروخت بکثرت ہوتی ہے جس سے ملک میں عمدہ نسل اور اصیل جانوروں کا پھیلاؤ ہوتا جاتا ہے۔ تفریح طبع کے شغل جو قدیم زمانہ کے ایجاد ہیں مثلاً گیند بلا پہلوانوں کی کشتی تھیلا باندھکر بھاگنا وغیرہ وغیرہ بھی جاری ہیں بغرض اس غرض سے کہ عام لوگوں کی جمعیت سے رونق ہو جاوے۔ اور تاہم وہ کھیلیں ہمارے دیہاتیوں کی جھلی جاڑن کے تونبے وغیرہ سے بدرجہا بہتر ہیں ✢

اگر ہمارے تعلیم یافتہ لوگ اور میونسپل کمیٹیاں زمانہ کی تبدیلیوں کو مد نظر رکھکر اپنے اور اپنے ملک کی بہبودی کیواسطے بالاتفاق ان میلوں کے عیوب زائل کرنے اور مفید مفید امورات کے جاری کرنے میں کوشش کریں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے صرف انسانی ہمدردی اور بہبودی ملک کے خیالات قائم ہونے چاہئیں ✢

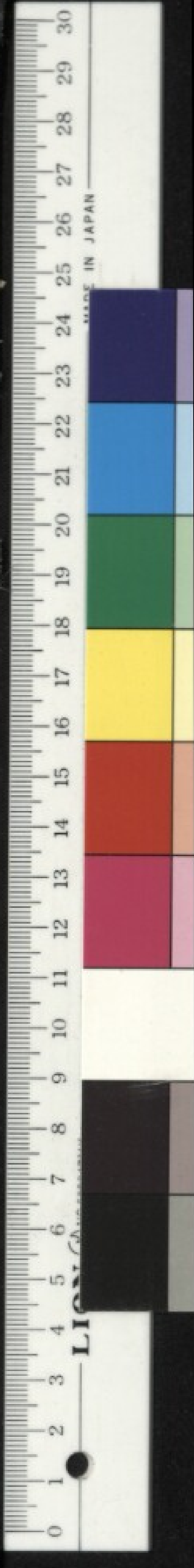
---

# زار روس کی تاج پوشی

اگرچہ یورپ کے اخبارات میں زار روس کی تاجپوشی کے حالات بخوبی مشتہر ہو چکے ہیں مگر اخبار ٹائمز کے خاص کارسپانڈنٹ نے بھی جو تحریر اس بارہ میں بھیجی ہے وہ بہت ہی دلچسپ ہے لہذا ذیل میں اُسکا ترجمہ درج کیا جاتا ہے +

ہم ایک بڑی ہجوم میں زار روس کی آمد آمد کے منتظر کھڑے تھے ادھر اُدھر نظریں مار رہے تھے اور خلقت کی آوازوں کو جو مثل بحری شور کے برپا ہو رہی تھیں سُن رہے تھے۔ ماسکو کے تمام باشندے دور سے نئے شہنشاہ زار روس کی آمد آمد کے نظارے کو دیکھنے کے مشتاق ہو رہے تھے۔ اور گرجا گھر کی بلند نگاہ میں لوگوں کے سروں کا ہلنا ایک بحر زخار کے موجزن ہونیکی طرح معلوم ہوتا تھا۔ اب ۹ بجے ہو گئے کہ تمام شہر میں باجے بجنے شروع ہو گئے اور گھنٹوں کی آوازیں دور نزدیک سے ایک عجیب شور و غوغا مچا رہی تھیں۔ جنوبی دروازوں پر ہماری نظر جا پڑی ہیچ پادری صاحبان ہاتھوں میں مذہبی کتابیں اُٹھائے اور دینی لباس پہنے شہنشاہ کی آمد آمد کے منتظر اور مبارکبادی کو طیار کھڑے دکھا دیتے "وہ کیا نظر آتا ہے" یہ آواز کسیکے مونہہ سے نکلی ہی تھی کہ تمام لوگوں کی نگاہیں اُسطرف ہو گئیں اور ہُرّے ہُرّے کی آوازیں پھیلنی شروع ہو گئیں۔ یہ شور و غوغا ہو رہا تھا کہ شہنشاہ زار روس کی سواری ہمراہ تمام شاہی خاندان و دیگر شہزادگان ہمارے پاس آ نمودار ہوئی۔ ذکر ہو رہا تھا کہ سوائے اِس سواری کے ہمراہیوں کے اور کوئی شہنشاہ زار روس کے ہمراہ گرجا کی چرچ میں شامل نہو سکیگا جوں جوں ہماری نگاہیں پھیلتی جاتی تھیں ایک عجیب نظارہ زرق برق کی پوشاکوں اور بیش قیمت لباسوں کا نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف ڈیوک اوف ایڈنبرگ کھڑے تھے اور اُسطرف پرنس البرٹ اوف پرشیا۔ نہایت شاہی لباس پہنے نظر آ رہے تھے شہنشاہ کی سواری اِس مقام پر ایک بڑی جھگمٹ میں کھڑی تھی اور کئی ایک والیان ملک اور صاحبان عالیجاہ کی شکلیں بندگان خدا کے دلوں پر عجیب عجیب نظارے اور خیالات پیدا کر رہی تھیں۔ مسند شاہی کے دائیں طرف تمام شاہی خاندان اور بڑے بڑے نامی گرامی اُمرا و وزرا جن میں لارڈ ولزلی اور ارل اوف ایلگن بھی شامل تھے ایستادہ تھے ۹ کا گھنٹہ اور گذر چکا اور تمام جوانب سے گھنٹوں کی آوازیں اور خلقت کثیر کا شور جس سے کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے بڑے بڑے نقاروں کے بجنے سے برپا ہوا۔ اُسوقت تمام وزرا و اُمرا و افسران جنگ اپنی اپنی وردیوں پہنے ہمراہ ایک بڑی شان و تزک کے ساتھ علیحدہ ایک گاہ میں داخل ہو کر مسند شاہی کے سامنے جو نہایت بیش قیمت کاریگری سے سج رہی تھی ایستادہ ہوئے جگہ پادری صاحبان کیواسطے رسم تاجپوشی و دعا خوانی کے ادا کرنے کے لیے ایک بہت خوبصورت میز طیار کی گئی تھی۔ اور مسند شاہی کی چاروں طرف علم شہنشاہی جن کے ساتھ بیش قیمت تلواریں آویزاں تھیں۔ ایستادہ ہو رہے تھے اور میز کے گرد چاروں اطراف قوی ہیکل کسرتی افسر ہاتھوں میں خوشنما تلواریں اُٹھائے محافظ کھڑے تھے ایک منٹ گذرا ہی ہوگا کہ ہمارا تمام گرجا لوگوں سے بھر گیا۔ اور اس اثنا میں زار روس اور شاہی خاندان کے تمام لوگ شاہی گرجا کے دروازہ کے پاس آ موجود ہوئے جنکے استقبال کے واسطے موسکو کے وزرائے نامدار و روسائے عالی تبار کھڑے تھے گرجا میں داخل ہو کر تمام شاہی خاندان نے تین بار اپنے مذہبی بتوں کے سامنے سجدہ کیا اور میز کو چوم کر شہنشاہ زار روس اِس طرف رُخ کئے مسند نشین ہوئے +

ملکۂ زار روس ایک نہایت پرتکلف قیمتی پوشاک پہنے تھیں۔ اور شہنشاہ سنہری و سبز لباس میں جس میں کچھ کچھ سیاہی رنگ طلائی تھی ملبس تھے اور اُن کے سینہ پر سینٹ انڈریو و لیز اور کئی دیگر تمغے خوبصورت زنجیروں کے ساتھ عجیب زیبائش دے رہے تھے اِس تمام خوبصورت جھگمٹ میں زار روس ایک عجیب انداز کے ساتھ بیٹھے ہوئے دکھائی دیتے تھے اور اُن کے سر سے کسیقدر بال اُڑے ہوئے ہونے سے لوگوں کی نظروں میں کچھ بی تمیز ہوتی تھی تھوڑا عرصہ گذرنے کے بعد شاہی خاندان کے پادری نے رسم تاج پوشی ادا کرانی شروع کی۔ اوّل اپنی مذہبی رسوم کے مطابق شہنشاہ کو چند دینی کلمات بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کتاب سے دکھلائے۔ جن کو زار نے پڑھا۔ مگر جیسے کہ زار کی بھاری شبیہ اُسوقت معلوم ہوتی تھی اور لوگوں کو دور دور سے آواز سُننے کی اُمید تھی۔ فقرات کچھ بہت بلند آواز سے شہنشاہ کے مونہہ سے نکلے۔ اسکے بعد گرانڈ ڈیوک ولڈیمیر جو زار کے بھائی ہیں تاجپوشی کے موقع کا لباس شہنشاہ کو اپنے ہاتھوں سے پہنایا۔ یہ رسم ہو چکنے کے بعد زار نے بڑے پادری کی تعظیم دی جس نے تعظیم ہوتے وقت شہنشاہ کے سر پر اپنے ہاتھوں سے صلیب کی شکل تیار کرکے دعا پڑھی۔ بعدہ شہنشاہ نے اپنے دائیں ہاتھ تاج سلطنت کو گرد اور پادری سے لیکر اپنے سر پر رکھا۔ جو نہایت ہی زیبا معلوم دیا۔ شہنشاہ نے ایک ہاتھ میں تاج اور دوسرے ہاتھ میں سلطنت روس کا کرہ لیے مسند پر نشست کیے اور باقی اہالیان مجلس اپنی اپنی جا پر ایستادہ تھے۔ اُس وقت تمام ناظرین کے دلوں پر ایک عجیب اثر پیدا ہو رہا تھا اور ایسا سماں بندھ رہا تھا کہ جس کو تمام والیان ملک و وزرا جو اُسوقت موجود تھے حیرت انگیز نگاہوں سے تاک رہے تھے۔ تمام شہنشاہی اختیارات کو قابو میں لانے کے بعد ۹۰ ملین سے زیادہ لوگوں پر حکمران شہنشاہ روس کی آئندہ قسمت و بخت کی کتاب اُس کے ہاتھوں میں تھی اور ایک بڑی شان کے ساتھ جو انسان کی آنکھوں نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی شاہی پیرونق افروز ہو رہا تھا جس کے ارد گرد دنیا بھر کے زر و جواہر اور عجیب و غریب لباس کے سوائے اور کوئی چیز نظر آتی تھی۔ تاج شاہی میں ایک بڑا الماس مثل جواہر کے دمک رہا تھا یہ الماس مقدار میں مشہور و معروف الماس کوہ نور (جو اُسوقت حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے تاج میں ہے) کے برابر تھا اور حقیقت میں ایسا جواہر اسی تاج کے لائق تھا جس کی چمک دمک میں دنیا کے مختلف قطعات جن پر آفتاب عالمتاب اپنی شعاعیں ڈالتا رہتا ہے چلے آتے ہیں اور رہینگے۔ اور ان دو نقش پیدا جواہروں کا ایسے ہی شہنشاہی تاجوں میں منقش ہونا رضائے ایزدی سے مناسب رکھا گیا تھا + فقط



# [illegible]

## ضمیمہ

## کتاب اسلام و مسلمان

تصنیف جناب مولوی سید محمد حسین صاحب موہانی سابق تاجی ٹیوٹر و فی الحال

## ری ویو

بوجوہات ذیل ہم اس نمبر میں اس دلآویز مضمون کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اور اپنے اہل اسلام ناظرین کے لیے اس معاملہ میں اسلام ہی کے اعلیٰ و مستند فلاسفروں اور فاضلوں کے اقوال پیش کرتے ہیں مگر ہمارے ناظرین میں سے کسی صاحب کو ان کی سند میں کلام ہو تو وہ ہمارے اسی سلسلے کے ۳ نمبر کے آخری حصہ کو ملاحظہ کریں کیونکہ جو کچھ ہمیں کہنا تھا وہاں کہہ چکے ہیں اعادہ کی کچھ ضرورت نہیں +

(۱) کاشانی اپنی کتاب اصطلاحات صوفیہ میں علت العلل کی ذات کی نسبت دو تجلیوں کا قائل ہو کر کہتا ہے کہ پہلی تجلی ذات کی وہ تجلی ہے جس میں ذات باری تعالیٰ اپنی ذات پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ تجلی حضرت الاحدیت ہے جس میں نہ حس اور نہ تو اور نہ رقم اور نہ سمہ وغیرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ دوسری تجلی وہ ہے کہ جس میں جس اور تو اور رقم اور سمہ وغیرہ وغیرہ ظہور پاتے ہیں اور یہ تجلی شیون الذات یعنے وہ اشیا جو ذات میں مستتر تھیں ذات پر معلوم ہوتی ہیں +

(۲) جیلانی اپنی گلشن راز محمودی کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ علت اول نے جب صفات کو ظاہر نہ کیا تھا تو اسکی ذات کی اسوقت کی حالت کو پہلا تعین کہا جاتا ہے۔ اور جب صفات کو ظاہر کیا تو دوسرا تعین نام رکھا گیا۔ یہ تینیں ذات کی ذات ہی کیطرف ہیں اس میں ماسوا اللہ کو دخل نہیں +

(۳) جامی جسکے رشید شاگرد حسینی نے قرآن کی مشہور تفسیر لکھی ہے اُستاد کا پورا نام مولوی عبد الرحمن ہے اور شاگرد کا پورا ملا حسین واعظ کاشفی ہے اپنی نادر کتاب تحفۃ الابرار میں جو بلحاظ اعلیٰ مضامین اور سچی فلسفی کے لٹریچر کے مشہور مصنفوں مثل شرح الرحمٰن ملکات اور گیسیں وغیرہ کی تصنیفات کے ہم پلہ بلکہ کچھ بڑھ چڑھ کر ہے کہتا ہے کہ **قوله**

جناب باری تقدس و تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے جو کبھی عالم غیب میں تھا وہی جبکہ عالم شہادت ہی میں تھا۔ کیونکہ غیب ہماری نسبت جو ہم نہ تھے اور شہادت اپنی نسبت جو حیثیت تھا اگر ایک زمانہ تھا کہ ہم (ماسوا اللہ باعتبار وجود ہستی نہ تھے تو اُسوقت اُسکی ذات میں آئینہ تھی جو جلوہ گری پر مستعد تھا۔ جب اپنی ہی ذات پر آپ جلوہ گر ہوا تو صفات کا تعینات شروع ہوا۔ غرض کہ اُسکے علم میں کیا ہے جو نہ تھا سب کچھ تھا لیکن پہلی شان دوسری شان کی نسبت ممیز ہو چکی کہ وہی کی اُس میں گنجائش نہیں الخ

(۴) سنائی اپنے مشہور حدیقہ کے پہلے دفتر میں بڑے زور شور سے کہتا ہے کہ علت العلل اپنے اُس مرتبہ کی نسبت جس میں ممکنات بصورت جسمی نہ تھے گو اُسکے علم سے باہر نہ تھے تعین اول کہلانے میں کچھ اور نہیں ہو جاتا۔ اور وہ اپنے اُس مرتبہ کے اعتبار سے جس میں ماسوا اللہ کے ظہور کا ارادہ ہوا تعین ثانی سے نامزد ہوا لیکن صفات کے ظہور سے اُسکی عدیم المثال عالنظیر ذات کی تقسیم جیسا کہ بعض کا خیال ہے نہیں ہوئی +

(۵) شیخ مبارک (والد ماجد ابو الفیض فیضی فیاضی اور ابو الفضل) اپنی توضیحات میں خدا کی ذات کے بارہ میں صاف کہتا ہے کہ علت اول کے علم ازلی میں جو موجود ہو چکا اور جو ہے اور جو ہوگا سب کچھ تھا لیکن اُسکی ذات کی حالتوں کا نام تعینات اور ظہور اور شیون جو عین ذات کی صفات ہیں اور صفات عین ذات ہیں نام رکھنے میں ہماری تصور وحدانیت میں فرق کیونکر آسکتا ہے +

(۶) مندرجہ حاشیہ حکما و فضلا اپنی اپنی یادداشتوں اور کتوبات اور مثنویوں اور کلام میں جو ہو خدا کی ذات کے بیان میں ویسا ہی لکھتے ہیں جو کاشانی

| | |
|---|---|
| (الف) شیخ شرف الدین منیری | |
| (ب) خواجہ نصیر | |
| (ج) مولوی جلال الدین رومی | |
| (د) محی الدین عربی | |

اور جیلانی اور جامی اور سنائی اور شیخ مبارک نے اپنی اپنی کتابوں میں مفصل طور پر لکھا ہے +

البتہ ہم نے ان بزرگوں کے بیسیوں بلکہ صدہا مضمون کے بیان کو کچھ تو طول کلامی کے خوف سے اور کچھ اس اخبار نور افشاں میں عدم گنجائش کے باعث سے کہ بہت ہی مختصر ہو وہ دو چار سطروں میں ترجمہ کر کے پیش کیا ہے۔ اگر اصل کا مضمون پیش کیے جاتے تو انسب اور اولیٰ تھا مگر مجبوری ہے کیا کریں۔ خورسند ناظرین کو چاہیے کہ ان کل تصنیفات کو ملاحظہ فرمائیں +

## مولوی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

### دوسری مشکل

### خدا نے انسان کو عبادت کیلئے نہیں بنایا

ظاہر حال انکا عبادت خدا کے لیے بنایا جانا ثابت نہیں ہوتا۔ (۱) اسلئے کہ کل آدمی خدا کی عبادت ایسی مختلف الاصول کرتے ہیں کہ ہر ایک مذہب والا اپنے مخالفین مذہب کی عبادت کو سراسر معیوب و ناثواب بتاتا ہے۔ حالانکہ اگر ان سب کا خالق ایک ہی ہے تو بالضرور اُن سب سے وہ اپنی ایک ہی طرح کی عبادت پسندیدہ چاہتا ہوگا (۲) بعض لوگ خاص وجود ہی خالق کے ہی منکر ہیں۔ پس اگر خلقت انسان سے مقصد خدا صرف یہی ہوتا تو وہ اُن سب کے دل میں اپنی عبادت یک نوعہ کا شوق پیدا کرتا۔ ۱۔ اس سے کوئی بندہ اس کے اس مقصد بالا کے پورا کرنے سے تجاوز ہی نہ کرتا۔ اور اسی سے انسان کی فضل مختاری و استحقاق جزائے اخروی میں کچھ خلل بھی عائد نہ ہوتا۔ ۲۔ خدا کے اس ایک رہبر کامل باطنی کے روبرو انکے اُن خیاظ ظاہری رہبروں یعنے انبیاء و رسل و رسائل کے آنے و انکی اُن بیجا جد و جہد ہائے ہر نوعہ سے باعث نفاق و قتال و فساد و نقصان ہائے کثیرہ دینیہ و دنیویہ بنی آدم کی کچھ ضرورت ہی نہ ہوتی۔ جولائی سنہ ... میں مبتلک برادر محبوب مسیح سخت مشکل میں پڑے ہوئے ہیں اور



خدا کا لحاظ دل سے بالکل اُٹھایا چاہتے ہیں۔ اختلاف عبادت نے عبادت کے ذہنی اور فطرتی ہونے کو خارج کر رکھا ہے۔ مگر آپ نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اختلاف صرف اُن باتوں میں ہے جو عبادت سے بہت کم تعلق رکھتی ہیں بلکہ نہیں بھی رکھتیں۔ مگر اس بات پر اتفاق کلی ہے کہ عبادت انسان سے مطلوب ہے۔ ہاں اس اختلاف سے بھی یہ مقصد ضائع نہیں ہو دونوں باتیں فی الواقعی درست ہیں۔ یعنے ایک یہ کہ انسان عبادت الٰہی کے لیئے بنایا گیا ہے اور دوسرے یہ کہ طریق عبادت میں اختلاف ہے۔ پس اختلاف طریق عبادت سے ثابت نہیں ہوتا کہ انسان عبادت کے لیئے نہیں بنایا گیا۔ اسیطرح آپ کی دوسری وجہ سے بھی آپ کا مطلب بر آمد نہیں ہوتا۔ آپ کی یہ دلیل بھی دو طرح سے غلط ہے۔ اوّلاً آپ کہتے ہیں کہ بعضے خالق کے وجود سے انکاری ہیں وغیرہ۔ تعجب ہے کہ آپ نے بعضوں کے انکار سے یہ نتیجہ نکالا۔ اگر کہیں آپ کو چند ایک پاگل اور نابینے نظر پڑ جائیں تو یقین ہے کہ آپ یہ نہ کہو گے کہ عقل اور بینائی خدا نے بنائی ہی نہیں۔ یا انسان کو اسلیئے نہیں بنایا کہ دیکھے اور سوچے اور پرکھ کھوٹے سکہ سے سچا سکہ نادر و نشٹر پاوے گے۔ سوائے ان بعضوں کو اس فہرست میں داخل کیجیئے کیونکہ وہ آپ کے مطلب کو ضائع کرتے ہیں۔ ثانیاً۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بعضے اس نیچر میں کوئی بھی صداقت مانتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اگر وہ فقط ایک ہی صداقت کو مانتے ہونگے تو ناممکن ہے کہ وہ خالق کی ہستی سے انکار کر سکیں جو صداقت مطلق اور ہر صداقت کا چشمہ ہے۔ اگر انکار ہو تو برائے نام ہے۔ سو منہ سے ہے نہ کہ دل سے۔ وجود خالق کا انکار کرنے کے لئے ضرور ہے کہ انسان ہر صداقت کا نہ صرف قولاً بلکہ عملاً انکار کرے اور یہ ناممکن ہے کیونکہ بغیر صداقتوں کو مانے انسان کی سوچ و فکر بند ہے۔ اسلیئے جب کسی صداقت یا صداقتوں کو مانتا ہے تو سوچ سمجھ کے خدا کا انکار نہیں کر سکتا۔ وہ انکار برائے نام ہے سوا ایسے فرضی انکار سے ایک فطرتی جوہر کو ہاتھوں سے گنوانا خیر اندیشی اور دور اندیشی کی علامت نہیں ہے۔ بیان بالا سے قطع نظر کر کے ہم دکھلاتے ہیں کہ انسان کا خدا کی اطاعت اور تعریف کے لیئے پیدا کیا جانا بالکل ثابت ہے۔ چند باتوں پر غور کرنے سے یہ حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔

اوّل۔ خالق اور مخلوق ناطق میں کچھ رشتہ ہے یا نہیں۔ اگر ہے (بیشک ہے) تو وہ کسطرح ادا کیا جاوے۔ انسان کا مخلوق ہونا ہی اُسے حالت اطاعت میں لا سکتا ہے۔ اطاعت اُسی فرض مطلق ہے اگر خدا وند اپنی حکمت اور قدرت کی خوبیاں ظاہر نہ کرتا تو اس قسم کا رشتہ وقوع میں نہ آتا۔ لیکن جب اُس نے انسان کو نیستی سے ہستی بخشی اور اس ہستی کی جسمانی و روحانی ضروریات مہیا کر دیں حتیٰ کہ جو کچھ ہم اپنا کہتے ہیں در اصل ہمارا نہیں مگر اُسی خالق کا دیا ہوا ہے تو انسان کی یہ سرشت ظاہر کرتی ہے کہ وہ سرشتاً محتاج اور مطیع ہے۔ خدا نے اُس کو ایسا ہی بنایا ہے اور سب باتیں بنانے سے ہم اس سے آزاد نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم اُسی میں جیتے پھرتے اور زندگی گذرانتے ہیں۔ ایسی اعلیٰ سرشت خدا نے اسی لیئے بخشی کہ انسان گویا اسکے عوض میں خدا کی **شکرگذاری** کرے اور یوں اپنے خالق سے محبت ظاہر کرے۔

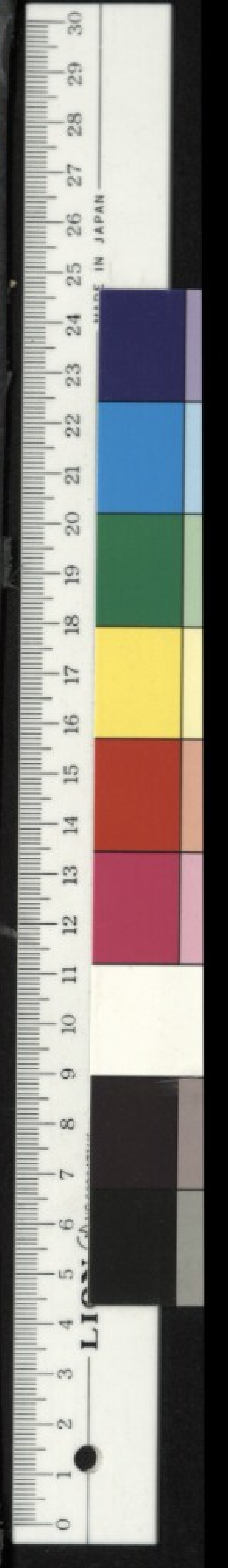
دوم۔ انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ جب کہیں یا کسی میں اعلیٰ خوبیاں بڑے اور عجیب کام دیکھے تو اُسکی تعریف کرتا ہے جسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ماہر اور بہیتر ایسی حکمت اور قدرت کے کام میں کہ ان کو دیکھ کر خواہ مخواہ خدا کی تعریف کرے مگر کیونکر تعریف و بزرگی کر سکتا۔ اگر اُس میں اُن کاموں پر غور کرنے اور اور نتیجے نکالنے کا ملکہ نہ دیا جاتا؟ مگر اُس خالق نے انسان میں وہ جوہر بخشا ہے۔ اگر اپنی بزرگی کروانے کی غرض نہ ہوتی تو انسان کو ایسا نہ پیدا کرتا۔ بیشک سامان انسان میں بے مطلب نہیں ہے جبکہ انسان کی فطرت ہی ثابت کرتی ہے کہ وہ خدا کی تعریف اور شکرگذاری کرنے کے لیئے بنایا گیا اور یہی عبادت الٰہی ہے۔

سوم۔ انسان نے اپنی سرشت سے بھی سمجھا اور سوچا جب اُسکے عمل کرتا رہا ہے یعنے انسان کے کاموں سے ثابت ہے اور اُسکی طبیعت بھی اس بات پر گواہی دیتی رہی ہے۔ ہر ملک اور ہر زمانہ میں ہر شخص میں خواہ سچا ہو خواہ جھوٹا۔ معقول ہو خواہ نامعقول انسان کی طبیعت دکھاتی ہے کہ عبادت الٰہی اسکی ہستی کی مقدم غرض ہے۔ خواہ کسی نے مٹی کا ستون بنایا خواہ کسی نے مسیح بنایا خواہ کسی نے سورج کی تعظیم کی اور چاند کے آگے سر جھکایا۔ اور ستاروں کے آگے آہیں سرد بھریں۔ خواہ کسی نے پتھروں کے آگے جبہ سائی کی خواہ کسی نے دل ہی میں دعا کی خواہ کسی نے نامعلوم خدا کو مانا۔ خواہ معلوم خدا کو۔ خواہ کوئی ایک ٹانگ پر کھڑا رہا وغیرہ وغیرہ تو یہ سب کچھ اُس طبیعت کے موافق کرتا رہا ہے۔ ہاں یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ انسان کو سرشتاً عبادت کا خیال رہا ہے۔ پس اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا نے بنی آدم کو عبادت کے لیئے بنایا یہ بخوبی طرح ثابت ہے۔

اب یہ بھی سچ ہے کہ انسان بھول گیا کہ کس کی عبادت کروں اور کسطرح کروں (رومیوں ۱: ۲۱ و ۲۳ و ۲۵) اسلیئے خدا نے چونکہ انسان کو عبادت کے لیئے بنایا تھا اُسے دوبارہ بتلایا کہ کس کی عبادت کرے۔ خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل و جان سے پیار کر اور کسطرح عبادت کریں۔ خدا روح ہے اور اُس کے پرستاروں کو فرض ہے کہ روح و راستی سے اسکی پرستش کریں۔ یاد رہے کہ یہ عبادت انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ یہ دو وصف انسان کی نیچر میں موضوع کیئے گئے یعنے روح اور راستی سے شروع سے یہی طریق انسان کو ملا تھا مگر انسان نے اُسے بدل ڈالا۔ اُس میں کمی بیشی کر لی۔ اسلیئے خدا نے الہام کے ذریعہ سے پھر وہی فطرتی طریق عبادت بتلایا۔ یاد رہے کہ مسئلہ عبادت پر بھی انسان کی فطرت اور الہام دونوں گواہی دیتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ ثبوت ہم اور کس بات کا رکھتے۔ یا کونسے ثبوت اسنے قوی ہو سکتے ہیں۔ فی الجملہ ہماری سرشت اور الہام سے ثابت ہے کہ خدا کی بندگی کرنا اور اُسکی صحبت میں خوشی رہنا انسان کی ہستی کی اعلیٰ غرض ہے۔

راقم۔ بندہ۔ جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس
پسرور ضلع سیالکوٹ۔





# اخبارات تار برقی

**لنڈن** ۲۹ جون۔ کل رات کو ہوس آف لارڈز نے متوفی عورت کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کا مسودہ ۱۴۵ ووٹ بمقابلہ ۱۴۰ ووٹ گذرنے کے مسترد کر دیا +

ہوس آف کامنس نے امراض متعدی کے ایکٹ کی ترمیم کا ادخال منظور کیا +

مصر کی تازہ خبر سے منکشف ہوا ہے کہ ڈمیٹا میں گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے عرصہ میں ہیضے سے ۱۴۵ اموات وقوع میں آئیں۔ ٹانٹا میں بھی وبا پھیل گئی ہے +

کل رات کو ہوس آف کامنس میں انڈر سیکرٹری صیغہ خارجیہ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ کئی ایک سلاطین نے ارل گرینول صاحب کے سرکلر مورخہ ۳ جنوری کے جواب میں جس میں نہر سویز کی بابت جہاز رانی کے بارہ میں ایجاب تھی دوستانہ تحریریں بھیجی ہیں مگر ابھی تک کوئی اقرار نامہ تحریر نہیں ہوا ہے +

**قاہرہ** ۳۰ جون۔ ڈمیٹا میں وبائی ہیضہ پھیلا ہوا ہے اور ضیور میں وبا بڑھتی جاتی ہے +

**ٹیونس** ۳۰ جون۔ الجیریا اور ٹیونس کے لوگوں کو امسال مکہ میں حج کے جانیکے واسطے ممانعت ہو گئی ہے +

**لنڈن** یکم جولائی۔ مصر سے جو جہاز روانہ ہونگے انکو تین ہفتہ قرنطینہ جبل الطور میں ٹھہرنا پڑیگا۔ جہاز سینٹ برنارڈ جو بمبئی سے روانہ ہوا اسپر مرض ہیضہ شروع ہو جانے سے اسکو حکم ہوا ہے کہ سویز سے چلا جاوے +

مسٹر ڈبلیو ہارکورٹ صاحب نے کل رات اجلاس کامنس سکاٹلنڈ میں لوکل گورنمنٹ بورڈ کی ترقی کی نسبت ایک مسودہ پیش کیا +

**سینٹ پیٹرسبرگ** ۳۰ جون۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ روس کو منظور نہیں ہے کہ مابین فرانس اور چین کے درمیان ہو کر فیصلہ کرائے +

**قاہرہ** یکم جولائی۔ بمقام سمنود میں وبائی ہیضہ شروع ہو گیا ہے +

**لنڈن** ۲ جولائی۔ اخبار ڈیلی نیوز میں آج صبح ایک فقرہ مشتہر ہوا ہے کہ کامل تحقیقات سے دریافت کیا گیا ہے کہ مصر میں ہیضہ ہندوستان سے نہیں آیا ہے +

**لنڈن** ۳ جولائی۔ کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر گلیڈسٹون نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ٹیونس کو ملحق نہ رکھا جاویگا کیونکہ اس میں ذرہ بھی خطرہ نہیں ہے کہ کوئی اور سلطنت اسکو اپنے ساتھ ملا لے +

**پیرس** ۳ جولائی۔ کونٹ دی چیمبرڈ کے سخت بیمار ہونے سے شہزادگان آرلینز پیرس میں کانسل کر رہے ہیں +

**لنڈن** ۳ جولائی۔ ہوس آف لارڈز میں لارڈ گرینول نے ایک سوال کے جواب میں کل رات فرمایا کہ یہ بات کامل طور سے ثابت ہو گئی ہے کہ ہیضہ مصر میں ہندوستان سے نہیں لایا ہے۔ انہوں نے ایک چٹھی سر ولیم گل صاحب کے اس مضمون کی پڑھکر سنائی کہ یقین ہے کہ ہیضہ جلد رفع ہو جاویگا اور بیماری ابتک نہیں پھیلی ہے +

**لنڈن** ۴ جولائی۔ ہیضہ ابھی تک پھیل رہا ہے اور مُردوں کا شمار روز بروز زیادہ پھیلتا جاتا ہے +

**لنڈن** ۵ جولائی۔ کل ایک بڑی آفت نازل ہوئی کہ دخانی جہاز ڈفنی کے کلائیڈ پر عبور کرنے میں پانی میں داخل ہوتے ہی الٹ گیا اور ۱۲۴ آدمی ڈوب کر مر گئے +

اکزیٹر ہال میں ایک جلسہ ہوا جسکے صدر انجمن مسٹر برائٹ ایم پی تھے اس جلسہ کا یہ مقصد تھا کہ یونانی رعایا کے بنک کو ترقی دیں مسٹر برائٹ نے بڑی گرمجوشی سے اس تحریک کی تائید کی اور فرمایا کہ اس معاملہ کا جو روز بروز زیادہ توجہ کرنیکے قابل ہوتا جاتا تھا ایک نہایت عمدہ حل ہوا اور نیز انہوں نے فرمایا کہ یہ تدبیر رعایا کی ناراضی کو دور کریگی اور ملک کی بہبودی کو زیادہ کریگی +

**قاہرہ** ۵ جولائی۔ مقام منزلہ میں ہیضہ پھیلتا جاتا ہے اور ۱۱ اموات وقوع میں آئیں +

**ویانا** ۶ جولائی۔ مقام فروزڈارف میں کونٹ دی چیمبرڈ اور کونٹ دی پیرس کی کل کے روز ملاقات عمل میں آئی۔ یہ ملاقات نہایت دوستانہ تھی۔ پولیٹکل معاملات کی بابت ذکر تک بھی نہیں ہے +

**پیرس** ۵ جولائی۔ اخبار ٹیمس اپنے آج کے اخبار میں ایک آرٹیکل کے اندر فرانس کی گورنمنٹ کو ترغیب دیتا ہے کہ فرنچ کمپنی کو جو نیو ہیبرڈیز میں مقرر ہو چکی ہے اُسی قسم کے حقوق عطا کئے جاویں جو نارتھ برٹش بورنیو کمپنی کو دئیے گئے تھے +

**قاہرہ** ۶ جولائی۔ بعض مصر کے انگریزی ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ہیضہ بمبئی سے آیا ہے +

**برنڈیسی** ۶ جولائی۔ آج یہاں کے باشندوں نے ہیضہ کے خوف کے باعث پی اینڈ او کمپنی کے جہاز سومہ سورت کو ۱۹ جون کی ڈاک بمبئی کے ٹھہرنے سے انکار کیا ہے۔ یہ جہاز بمقام ٹریسٹی کو چلا گیا ہے تاکہ وہاں لنگر انداز ہو کر ڈاک کو تقسیم کرے +

**لنڈن** ۶ جولائی۔ کیری مخبر ڈبلن سے چلا گیا ہے لیکن معلوم نہیں ہے کہ کہاں گیا ہے۔ اسکو فینکس پارک کے مقدمات کی گواہی میں کچھ انعام نہیں ملا نہ اس جرم میں شریک ہونیکی ظاہرا معافی ملی ہے +

**بمبئی** ۶ جولائی۔ اخبار ٹائمس کے ایک کارسپانڈنٹ نے بمقام اسکندریہ سے لکھا ہے کہ توفیق پاشا نے بجائے اسکے کہ عرابی پاشا کے مقدمہ کے گھٹانیکی کوشش کرے اسمیں ترمیم کرنیکی تجویز جب اس کے سامنے پیش ہوئی تو اس تجویز سے انکار کیا +

بمقام کوپنہیگن میں افواہ ہے کہ شاہزادی وکٹوریہ جرمن کراؤن پرنس کی دوسری دختر اور حضور قیصر ہند کی پوتی کی نسبت شاہزادہ والڈیمیر آف ڈنمارک سے ہو گئی ہے +

**لنڈن** ۵ جولائی۔ صیغہ خارجیہ کے انڈر سیکرٹری نے کل رات ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حضور قیصرہ کی گورنمنٹ کو کسی معاہدہ جات کا جو روس اور روم میں حدود بندی کی بابت ہوئے ہیں اسکے جو ۵ دسمبر ۱۸۸۱ء میں سرحد کے درمیان ہوا تھا کچھ پتہ نہیں ہے +

**ویلز آف آن کاؤس** یعنی آتشک سے ہونے کا بالکل علاج جلد کرتی ہے اس دوا کی قیمت ۲/۱ روپیہ ہے بمقام بمبئی بدوکان بی۔ ایس بیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +

## سرکاری خبریں

ڈیرہ غازیخاں سے رپورٹ آئی ہے کہ مکانات متعلقہ مزار سخی سرور کا بہت ساحصہ مالیتی مبلغ پچاس ہزار روپیہ ۹ تاریخ اگست گذشتہ کو بوقت شب جلکر خاکستر ہو گیا کہتے ہیں کہ اتفاقاً ایک چراغ کے الٹ جانیسے آگ لگ گئی۔ وہ مال جو نادر شاہ بادشاہ نے نظر کیے تھے اور چند قیمتی جواہرات جو زمان شاہ بادشاہ نے چڑھائے تھے معہ دیگر مال و اسباب کے جل گئے لیکن خاص مزار کو کچھ نقصان نہیں پہونچا +

میجر آن جی ہیلنگ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ کو یکم ماہ ستمبر ۹۲ء تک کی رعائتی رخصت عطا ہوئی +

سرجن میجر جے فیرو سیویل سرجن سہارنپور ایام غیر حاضری ڈپٹی سرجن جنرل ایچ ڈبلیو بلیو صاحب سی ایس آئی میں جو ۲۰ ماہ اگست آئندہ سے تین ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں بطور قائمقام کمشنر حفظان صحت پنجاب کام کرینگے +

ایام غیر حاضری آنریری سرجن جے ریہل صاحب میں جو تین ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں آنریری سرجن جے کانز صاحب سیول سرجن مظفر گڈھ ضلع منٹگمری میں کلہم عہدہ سول سرجن کا کرینگے +

سرجن میجر ڈبلیو بی وارڈن صاحب میڈیکل افسر راجہ صاحب بہادر کپورتھلہ کو ۱۴ ماہ حال سے ۴۴ یوم کی رخصت عطا ہوئی +

بہ تنسیخ احکامات سابقہ وزیر چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ میں تعینات کیے گئے +

مسٹر جے آر ڈرمنڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر لدھیانہ بجائے مسٹر جی ایل تھیوبالڈ کے جو رخصت پر گئے ہیں ضلع ہوشیارپور میں عہدہ ڈپٹی کمشنری کا کام کرینگے +

مسٹر جے اے رابنس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کو ۱۰ ماہ حال بتاریخ استفادہ سے تین ماہ کی رخصت عطا ہوئی +

### لودیانہ

گرمی کیحالت اور بارش کی قلت بدستور ہے۔ اتوار کے روز قریب ۷ بجے شام کے کسیقدر ترشح ہوا تھا۔ مگر زراعت کے لیئے ابھی ایک بھی بارش کافی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن سنا جاتا ہے کہ بعض بعض دیہات میں بارش بخوبی ہو گئی ہے ۱۰ تاریخ کو قریب ساڑھے دس بجے رات کے لوگھرہ میں بھان مل تھاپر کے مکان میں آگ لگی اور آگ کے لگتے ہی اہالیان پولیس و ملازمان میونسپل کمیٹی و شہر کے بہت سے باشندے فرو کرنے کے لیئے دوڑے اور پولیس اپنے ساتھ ریلا منیج بھی لیگیا مگر آگ تین گھنٹہ کامل مشتعل رہی اور اسکا مکان کا بہت ہی نقصان ہوا کہتے ہیں کہ پولیس کا منیج جسوقت موقع پر پہونچایا تو اسکی ایک کل بگڑ گئی اسیوقت میونسپل کمیٹی کا منیج پہونچایا گیا اور پھر دونوں منیج چلنے شروع ہوئے مگر سب بیفائدہ نکلے آخر کار سقوں نے آگ کو بجھایا +

ہم نے ایک دفعہ پہلے بھی لکھا تھا کہ ان منیجوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے کیونکہ نہ ان کو کوئی بخوبی چلا سکتا ہے اور نہ موقع پر جا کر یہہ خود خبر لیتے ہیں۔ منیج کیا کرے کبھی کوئی اسکو دیکھتا نہیں ہے سنوارتا نہیں ہے مشق اسکی کوئی کرتا نہیں ہے اگر چہ سال بعد دس پانچ سپاہیوں نے کوتوالی کے کنوئیں پر لگا کر راہگیروں کے کپڑے تر کر دیئے تو کیا یہہ کوئی مشق ہے جب منیج کو موقع پر بلا دیکھے بھالے لیجاتے ہیں تو وہ کچھ کام نہیں دیتا ہے۔ ہمارے شہر کے دونوں منیج صرف دکھانے کیواسطے ہیں نہ کام کیواسطے۔ اگر ان سے کام ہی لینا ہے تو ان کو سنوار کر رکھنا چاہیئے اور سپاہیوں کو خوب مشق کرائی جاوے تاکہ شہر کو کچھ فائدہ پہونچاویں +

### اشتہار منشیر نسوان حصہ اول و دوم

اس رسالہ کی ایک کاپی ہر صاحب اولاد کے گھر میں ضرور رہنا چاہیئے

یہہ جدید طرز کا نادر رسالہ جو عورتوں کے لیئے بمنزلہ دائیہ اور جاہلوں کے لیئے بمرتبہ طبیب ہے۔ بچوں کی پرورش کے عمدہ اور باقاعدہ طریقے والدین کو سکھلاتا ہے۔ سررشتہ تعلیم پنجاب و بنگال و حیدرآباد وغیرہ نے اسکی قدر کی ہے۔ قیمت فی حصہ ۸ ر محصول مقرر ہے اور بالفعل دو حصے تیار ہیں +

المشتہر

زبدۃ الحکما حکیم حافظ فخرالدین مولف کتاب واڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

### گھر میں نہیں مرتے

رف آف رٹس ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے چوہے اور گھوس کھٹمل مکھی اور ہر طرح کے کیڑے مکوڑے فوراً بھاگ جاتے ہیں اور یہہ دوا مقام بمبئی بدو کان بی ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملسکتی ہے اور اسکی فی ڈبی ۱۲ پینس کو فروخت ہوتی ہے

## اشتہار

### منادوں کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن کے علاقہ پسرور میں کثرت کام کے سبب چند مسیحی واعظوں کی ضرورت ہے۔ معمولی لیاقت کے آدمی درکار ہیں ایسے جو غریبوں میں کام کرنیسے نفرت نہ کرتے ہوں۔ مگر روحوں کی نجات کے عاشق ہوں وہ روحیں خواہ کیسی ہی ہوں جن برادران کی درخواست پسند خاطر ہوگی اُن سے ماہوار کا بندوبست کیا جاویگا۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس معہ اسناد بھیجی جاویں + المرقوم ۲۶ جون سنہ ۱۸۸۳ء

المشتہر

پادری جی ایل ٹھاکرداس پسرور ضلع سیالکوٹ

## اشتہار

ایک مسیحی دیندار عورت جسکی عمر بیس زیادہ ہو تخمیناً ۳۰ یا پچیس سال ہو شفاخانہ زنانہ امریکن مشن پریسبٹیرین گورداسپور کے لیئے ضرورت ہے۔ اُردو یا رومن بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہو۔ تنخواہ ۵ روپیہ ماہواری اور مکان علاوہ دیا جائیگا۔ درخواست جناب مسٹر جانسٹن صاحب اور مس یوئی کالڈ ول صاحبہ مہتمم شفاخانہ زنانہ سے کرنی چاہیئے + المشتہر

عزیز الحق واعظ انجیل بیننگر ضلع گورداسپور